Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ ۔ ۲۶ وفا ۱۳۵۱ ہش ۔ ۲۶ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۶۹

فضل عمر درس القرآن کلاس کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

قرآن کریم ایسی عظمت و شان والی کتاب ہے کہ اسکی ہر انسان کو ضرورت ہے اور ہر قدم پر اسکی طرف رجوع کرنا چاہیئے

میری دلی خواہش اور کوشش ہے کہ ہماری ہر نسل قرآن کریم کو حرز جان بنانے والی ہو اور اسکی صفات سے آگاہ ہو

ربوہ ——— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ قرآن کریم بڑی عظمت اور عالی شان والی کتاب ہے اس کو چھوڑ کر اس کے نور سے پیٹھ پھیر کر اور اس کی ہدایت کو نظر انداز کر کے ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی عزت، کوئی بلندی اور کوئی رفعت اور کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ ایک ایسی عظیم کتاب ہے جس کی انسان کو ہر قدم پر ضرورت ہے اور اُسے ہر قدم پر اسکی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اسلئے ہماری دلی خواہش اور تڑپ ہے کہ ہماری موجودہ نسل اور پھر آئندہ نسلیں قرآن کریم کو حرزِ جان بنالیں اور اس کو مہجور نہ بنائیں۔ اس کے حقائق و معارف اس کے انوار و برکات اور اس کی ہدایات سے متعارف کرانے کے لئے جہاں ہر سال رمضان میں قرآن کریم کا ایک دور کیا جاتا ہے وہاں ہر سال جماعت کے بچوں کے ایک گروپ کو ایک ماہ کے لئے مرکز میں جمع کیا جاتا ہے۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہماری کوئی نسل ایسی نہ ہو جس کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہیں کہ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن کو مہجور و متروک بنا دیا ہے۔

۲۲ وفا کی صبح مسجد مبارک میں نظارت اصلاح و ارشاد (شعبہ تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت لطیف اور روح پرور خطاب سے نوازا اور اجتماعی دعا کے بعد کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اس کلاس میں مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں میں سے (ربوہ سمیت) ۱۵۳ جماعتوں کے ۳۸۷ نمائندگان شمولیت کر رہے ہیں (اور ابھی اس تعداد میں اضافہ کی توقع ہے) ان میں سے ۳۸۸ طالبات ہیں۔ ربوہ کے ۴۶ طلبہ اور ۲۳۰ طالبات کلاس میں شامل ہو رہی ہیں۔ گذشتہ سالوں میں یہ کلاس ایک ماہ کیلئے منعقد کی جاتی تھی لیکن اس سال حضور انور نے یہ شرط عائد کر دی ہے کہ ایک ہفتہ تک ضلعی امراء اور مربیان کی زیر نگرانی یہ کلاس منعقد کی جائے اور پھر جو طلبہ اور طالبات ان کلاسوں میں شامل ہوں انہیں تین ہفتہ کیلئے ربوہ بھجوایا جائے چنانچہ اس سال جو طلبہ اور طالبات اس کلاس میں شامل ہوئے ہیں وہ ایک ہفتہ کی تربیت اپنے اضلاعی نظام کے ماتحت حاصل کر چکے ہیں۔ اور اب تین ہفتے تک وہ مرکز میں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کریں گے۔

حضور انور آٹھ بجکر پچیس منٹ پر مسجد میں تشریف لائے۔ طلبہ حزب وار ایک نظام کے ماتحت اپنے سائقین اور نگرانوں کے ساتھ اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے طالبات کیلئے پردہ کا انتظام ہے۔ مسجد کے شمالی حصہ میں زائرین کیلئے جگہ بنائی گئی تھی۔ حضور انور کی آمد پر جملہ حاضرین مجلس نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ چند منٹ حضور جلوس فرما ہو کر منتظمین سے گفتگو فرماتے رہے۔ اسکے بعد محترم حافظ بشیر الدین صاحب فاضل نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ جس کے بعد مکرم مولوی عبد الوہاب آدم صاحب آف غانا نے غانین زبان میں منظوم کلام اور اس کا ترجمہ اور مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اسکے بعد حضور نے اپنا بصیرت افروز خطاب شروع فرمایا جو ایک گھنٹہ جاری رہا حضور نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا اس سال کی کلاس، تعلیم القرآن کے سلسلہ میں جاری کردہ چھٹی کلاس ہے جس کے اختتام پر قرآنِ کریم کا ایک دور مکمل ہو جائیگا۔ بعض طالبات نے جو گذشتہ چار سال سے اس کلاس میں شامل ہو رہی ہیں اور اس سال بھی اس کلاس میں حصہ لے رہی ہیں۔ یہ مطالبہ کیا ہے کہ پہلے سال کے کورس کا امتحان لیکر انہیں سند دیدی جائے کیونکہ باوجود نیت کے وہ پہلے سال کلاس میں شامل نہیں ہو سکی تھیں۔ میں نے ان کا یہ مطالبہ منظور نہیں کیا۔ اور نہ مجھے منظور کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جو کورس ہم پڑھا نہیں اس کا امتحان کیسا۔ دنیا میں تنزل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ناجائز رعایات دی جاتی ہیں جن سے قرآن کریم نے منع فرمایا ہے۔ دوسرے نیتوں پر منتج ہونے والا ثواب خدا تعالیٰ کا کام ہے جو نیتوں کا علم رکھتا ہے ہم انسان ہیں ہم نے جو فیصلہ کرنا ہے وہ ظاہر پر کرنا ہے پھر ہمارا یہ کورس یونیورسٹی کی طرح نہیں کہ پانچ درجے پاس کر لئے اور چھٹے میں کمپارٹمنٹ آگئی جسے بعد میں کلیر (CLEAR) کر لیا گیا۔ ۳۳ فیصد نمبر لے کر امتحان پاس کر لیا۔ اس لئے جو طالبہ پہلے سال کلاس میں شامل نہیں ہوئی اور باقی پانچ سالوں میں اس نے شمولیت کی ہو وہ اگلے سال جبکہ قرآن کریم کا دوسرا دور شروع ہوگا کلاس میں شامل ہوں۔ ہم اس کے معاملہ میں غور کر کے فیصلہ کریں گے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا قرآن کریم کے بغیر قرآن کریم کی برکات کو چھوڑ کر اور قرآنی انوار کی طرف سے پیٹھ پھیر کر ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی رفعت اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتے اسلئے ہماری خواہش اور کوشش ہے کہ ہماری نسلیں قرآن کریم کو حرز جان بنالیں

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ وفا۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین روز ربوہ میں قیام فرمانے اور اس دوران میں فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح فرمانے کے بعد ۲۴ وفا کی صبح کو بذریعہ موٹر کار ربوہ سے ایبٹ آباد واپس تشریف لے گئے ہیں۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر اہل قافلہ ۲۴ وفا کو نو بجے شب بخیر و عافیت ایبٹ آباد پہنچ گئے ہیں۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ ماہ وفا ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۷۲ء) بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی صاحبزادی عزیزہ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ سلمہا کا نکاح مکرم منصور احمد صاحب عمر شاہد واقف زندگی کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور بحمد اللہ تعالیٰ اپنے غیر معمولی فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ آمین

پبلشر۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر۔ سید عبد الحی ۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ماہ وفا ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مہتم بالشان خدائی نشان کا ظہور

گزشتہ شمارہ میں ہم روزنامہ "جنگ" کراچی کے حوالہ سے افریقہ کے بعض عیسائی اداروں کی فراہم کردہ یہ اطلاع شائع کر چکے ہیں کہ افریقہ کے مختلف علاقوں میں اسلام کی تبلیغ و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے خصوصاً گھانا اور نائیجیریا اور دوسرے ساحلی علاقوں میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ان علاقوں میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی ادارے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے کام میں بڑی سرگرمی سے مصروف ہیں ان کی یہ سرگرمیاں وہاں عیسائیت کے فروغ میں زبردست روک بنی ہوئی ہیں۔ اس صورتِ حال پر عیسائی ادارے سخت پریشان ہیں۔ انہوں نے اس سے رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ اعلیٰ پوپ پال کو مطلع کرتے ہوئے ان سے امداد کی درخواست کی ہے چنانچہ پوپ پال افریقہ میں عیسائیت کی ناکامی اور اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر کو روکنے کے لئے بعض اقدامات پر غور کر رہے ہیں۔

ہم نے اس ضمن میں لکھا تھا کہ افریقہ کے عیسائی اداروں نے اسلام کی تبلیغ و ترویج میں جس نئی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے سخت گھبراہٹ کا اظہار کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" اور اس کی غیر معمولی کامیابی کے نتیجہ میں رونما ہوئی ہے۔ آج اس تعلق میں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ براعظم افریقہ میں عیسائیت کی یہ ناکامی اور اس ناکامی پر خود عیسائی اداروں کا واویلا ایک زبردست خدائی نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ آج سے ۷۵ سال قبل عین اس زمانہ میں جبکہ عیسائی پادری اور منّاد افریقہ میں عیسائیت کی فتوحات پر خوشی کے شادیانے بجا رہے تھے اور ببانگِ دہل یہ اعلان کر رہے تھے کہ افریقہ کا پورا براعظم بہت جلد عیسائیت کی آغوش میں آنے والا ہے بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا بھر میں عیسائیت کے نابود ہونے اور اس کی جگہ اسلام کے غالب آنے کی نہایت مہتم بالشان پیشگوئی فرمائی تھی جسے آج دنیا اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہی ہے اور عیسائی ادارے خود اس امر کا برملا اعتراف کر رہے ہیں کہ افریقہ سے عیسائیت کی صف لپٹنے والی ہے۔

قبل اس کے کہ ہم حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اس مہتم بالشان پیشگوئی کو خود حضورؑ ہی کے الفاظ میں یہاں درج کریں آج سے ۷۵ سال قبل افریقہ میں عیسائیت کے غلبہ و تسلط کا کچھ حال بیان کرنا ضروری ہے تا قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ یہ پیشگوئی کیسے مخالف اور نامساعد حالات میں کی گئی تھی۔ گزشتہ صدی کے اواخر تک مغرب کی عیسائی طاقتوں کے سیاسی غلبہ و استیلاء کی آڑ میں عیسائیت افریقہ کے براعظم میں اس حد تک اپنے پاؤں جما چکی تھی کہ چرچ اس یقین پر پوری مضبوطی سے قائم تھا کہ عیسائیت کا پورے براعظم افریقہ پر چھانا ایک طے شدہ امر ہے۔ یہی وجہ ہے اس نے افریقہ کو اپنی خصوصی توجہ کا مرکز بنایا ہوا تھا اور عیسائی مشنریوں کے غول کے غول مغربی ممالک سے وہاں پہنچ رہے تھے۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء کی عالمی مشنری کانفرنس منعقدہ لنڈن کا ایک پورا سیشن افریقہ کو عیسائی بنانے کے وسیع تر منصوبہ پر عملدرآمد کرنے کے لئے وقف کیا گیا۔ اس میں مغربی افریقہ کے یوروبا مشن کی مشنری خاتون مس میری بُٹن گُڈ آل نے جو تقریر کی وہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ انہوں نے یورپ کی عیسائی خواتین سے انجیل کے پیغام کی اشاعت کی غرض سے جوق در جوق افریقہ جانے کی پُرزور اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہاں فصل پکی ہوئی ہے جاؤ اور خداوند یسوع مسیح کے نام پر اُسے کاٹ کر اُس کے کھلیانوں میں بھر دو۔ انہوں نے مزید کہا آج افریقہ میں عیسائی خواتین کے لئے خدمات سرانجام دینے کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اس دفعہ یہ اس شان سے کھلے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہ کھلے تھے، ہمیں مسیح کے نام پر افریقہ کو فتح کرنا ہے اور اسے فتح کرنے کا یہی موقع ہے۔

(بحوالہ آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس ۱۸۹۴ء صفحہ ۶۴۵)

اس کے تین سال بعد مشہور امریکی منّاد ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے ہندوستان کی سرزمین پر اپنے ایک لیکچر میں افریقہ میں عیسائیت کے غلبہ و استیلاء کا ذکر کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ اس امر کے خفیف سے خفیف آثار بھی نہیں ہیں کہ اسلام کبھی افریقہ میں غالب آسکے۔ چنانچہ انہوں نے کہا:-

"مغرب کی عیسائی اقوام کے درمیان براعظم افریقہ کی تقسیم اس طور سے عمل میں آئی ہے کہ ایک کروڑ دس لاکھ پچاس ہزار مربع میل کے مجموعی رقبہ میں سے صرف دس لاکھ مربع میل کا علاقہ ایسا رہ گیا ہے جو ابھی عیسائیت کے حلقۂ اقتدار سے باہر ہے۔ افریقہ کی اس عظیم الشان تقسیم کے نتیجہ میں ٹرکی ہی ایک ایسی غیر عیسائی طاقت رہ جاتی ہے جسے اس تاریک براعظم میں کچھ اثر و نفوذ حاصل ہے۔ قسطنطنیہ اور افریقہ میں جس اسلام کا وجود پایا جاتا ہے وہ انسانی ترقی و عروج کی موجودہ صدی سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ دنیا میں صرف ایک ہی مسلمان بادشاہ (سلطان ٹرکی) باقی رہ گیا ہے اور اسے بھی روس اور برطانیہ کی باہمی مخاصمت نے باقی رہنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر اس بات کے خفیف سے خفیف آثار بھی موجود نہیں ہیں کہ افریقہ میں اسلام بنی نوعِ انسان کے قلوب پر فتح پا سکے گا۔" (بیروز لیکچرز صفحہ ۲۱، ۲۲)

عین اُسی سال جبکہ ڈاکٹر جان ہنری بیروز برصغیر کے طول و عرض میں لیکچرز دے دے کر دنیا کو یہ باور کرا رہے تھے کہ عیسائیت عنقریب ساری دنیا پر چھا جائے گی اور بجز عیسائیت کے دنیا میں اور کوئی مذہب قابلِ ذکر حالت میں باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عیسائیت کے ناپید ہونے اور اسلام کے افریقہ سمیت پورے کرۂ ارض پر غالب آنے کی وہ مہتم بالشان پیشگوئی کرائی جسے آپ نے ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء کے اشتہار میں شائع فرمایا۔ اس کے آخر میں آپؑ نے رقم فرمایا:-

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائینگے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جسکو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

کجا یہ دعوے کہ اب دنیا کی کوئی طاقت افریقہ کو عیسائیت کی آغوش میں جانے سے روک نہیں سکتی نیز یہ کہ اسلام وہاں کبھی غالب نہیں آسکتا اور کجا یہ محیر العقول انقلاب کہ اس قسم کے تعلّی آمیز دعوے کرنے والے آج خود برملا اس امر کا اعتراف کر رہے ہیں کہ افریقہ میں عیسائیت کا اثر تیزی سے زائل ہو رہا ہے اور اسلام کا اثر زور شور سے پھیل رہا ہے اور پھیل بھی رہا ہے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی اور رفاہی کوششوں کے نتیجہ میں۔ افریقہ کو عیسائیت کی جھولی میں گرنے والا پکا پھل سمجھنے والے اب حسرت و یاس کے عالم میں وہاں عیسائیت کی ناکامی اور اسلام کی روز افزوں ترقی کا خود اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی جو آپ نے آج سے ۷۵ سال قبل اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں کی تھی پوری نہیں ہوئی۔ خدائے قادر و توانا کی دی ہوئی بشارت آج بحمد اللہ پوری ہو رہی ہے اور بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔

پوپ پال اور افریقہ کے عیسائی ادارے عیسائیت کی گرتی ہوئی عمارت کو سہارا دینے کی لاکھ کوشش کریں اور لاکھ تدبیر اور منصوبے بروئے کار لائیں وہ افریقہ میں اسلام کی اس پیشقدمی کو روک نہیں سکتے۔ خدائی تقدیر بروئے کار آچکی ہے وہ پوری ہو کر رہے گی اور اسلام افریقہ میں بھی غالب آکر رہے گا اس لئے کہ

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد قرطبہ

محترم سید محمود احمد صاحب ناصر استاذ الجامعہ ربوہ

جولائی ۷۱۰ء مطابق رمضان ۹۱ھ میں طریف بربری کی کمان میں مسلمانوں کا ایک جائزہ لینے والا دستہ شمالی افریقہ سے چار جہازوں میں روانہ ہوا اور سپین کے ساحل پر اترا۔ یہ دستہ سو گھڑ سوار اور چار سو پیدل مجاہدین پر مشتمل تھا۔ ساحل پر رہنے والی مقامی عیسائی آبادی نے اس دستہ کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ ابتدائی جائزہ اور کامیابی کے بعد یہ دستہ واپس افریقہ آگیا۔ (مجاری وابن حیان)

اگلے سال کے موسم بہار کے شروع میں طارق بن زیاد کی سرکردگی میں مسلمان فوج سپین کے لئے جہازوں میں روانہ ہوئی۔ جہاز کے سفر کے دوران میں طارق نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار رضہ کے ایک دستہ کے ہمراہ تشریف فرما ہیں۔ سب تلواروں سے مسلح اور کمانوں سے لیس ہیں اور حضور علیہ السلام نے طارق کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ "طارق اپنی مہم کے لئے پیش قدمی کرو" اور پھر طارق نے یہ نظارہ دیکھا کہ حضور علیہ السلام مہاجر و انصار صحابہ رضہ سمیت اس سے پہلے سپین کی سرزمین میں داخل ہو گئے ہیں۔ (ابن بشکوال)

۵ رجب ۹۲ھ کو پیر کے روز طارق سپین کے ساحل پر اترے اور شاہ سپین راڈرک کی فوجوں کو زبردست شکست دی۔ ابتدائی کامیابی کے بعد طارق نے ایک خطرہ سے بھرپور جرأت مندانہ اقدام کیا۔ انہوں نے اپنی چھوٹی سی فوج کو تین حصوں میں بانٹ کر ملک کی تین اہم اطراف میں پیش قدمی کا حکم دیا۔ مغیث رومی کی کمان میں ایک فوج قرطبہ کی طرف روانہ ہوئی جو دریائے جدول الکبیر کے دائیں شمالی کنارہ پر سطح سمندر سے قریب ۳۰۰ فٹ بلند ایک شہر ہے۔ شہری دفاع کے مضبوط انتظامات کے باوجود مغیث نے حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے موسم کی خرابی سے فائدہ اٹھایا اور بادلوں کی اوٹ میں اپنے لشکر کی پیش قدمی کرتے ہوئے شہر پر قبضہ کر لیا اور اسی طرح بتدریج بلکہ سپین مسلمانوں کے تصرف میں آگیا۔

۹۲ھ میں طارق کے حملہ سپین کے وقت مسلمانوں کا مرکزِ حکومت دمشق تھا اور بنو امیہ کا بادشاہ ولید تختِ حکومت پر متمکن تھا اور افریقہ پر موسیٰ ابن نصیر بطور والی مقرر تھے۔

قرطبہ کے شہر کو اسلامی سپین میں بہت اہمیت حاصل ہوئی اور لمبے عرصہ تک یہ شہر اسلامی سپین کا مرکزِ حکومت رہا۔

۱۳۲ھ میں مرکزی مسلمان حکومت میں زبردست انقلاب آیا اور اموی حکومت کے بجائے عباسی حکومت قائم ہوئی۔ اسی زمانہ میں سپین میں عربوں کی باہمی قبائلی عصبیت کے نتیجہ میں فتنہ اور پراگندگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ اس دوران میں اموی خاندان کا ایک رکن نئی قائم شدہ عباسی حکومت سے بچتا ہوا چھپتا چھپاتا افریقہ پہنچا۔ جہاں اس کو سپین کے سرگردہ لوگوں کی طرف سے سپین میں آکر حکومت کرنے کی پیشکش ملی۔ اس کا نام عبدالرحمان تھا۔ جو عبدالرحمان الداخل یا عبدالرحمان اوّل کے لقب سے بھی معروف ہے۔ یہ شخص فطرتاً قیادت کی صلاحیتیں اپنے اندر رکھتا تھا۔ علم و فضل، جہانبانی کا ملکہ اور حسن ذوق اس کو ودیعت ہوا تھا۔ عبدالرحمان باختلافِ روایات ۱۳۸ھ یا ۱۳۹ھ میں سپین میں داخل ہوا اور اس نے اپنی حکمت عملی اور قائدانہ صلاحیتوں کی بنا پر ایک مضبوط اور مستحکم سلطنت کی بنیاد ڈالی اور اسلامی حکومت کے شرف کو دوبارہ قائم کیا۔

عبدالرحمان نے قرطبہ کو اپنا مرکزِ حکومت بنایا اور اپنی عمر کے آخری سالوں میں قرطبہ کی ناکافی جامع مسجد کی جگہ ایک وسیع اور عظیم الشان مسجد کی سکیم اور نقشہ خود اپنے ہاتھ سے تیار کیا۔ عبدالرحمٰن کے سامنے سب سے پہلے مسجد کی تعمیر نو کے لئے جگہ کا مسئلہ پیدا ہوا۔ پہلی مسجد کے پہلو میں ایک کنیسہ تھا۔ عبدالرحمان نے صد درجہ رواداری اور انصاف کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر کسی دباؤ یا جبر کے مسیحی عمائدین کو اس گرجا کے لئے کئی گنا قیمت کی پیشکش کی اور کئی قسم کی مراعات کا وعدہ کیا چنانچہ مسیحی رہنما ایک لاکھ سونے کی اشرفی اور دوسری مراعات کے بدلے گرجا دینے پر بخوشی تیار ہو گئے اس کے متعلق ایک مغربی مصنف لکھتا ہے

The Amir used every civility throughout the negotiation with the leaders, besides the cash they received the priviliges of repairing theirold places of worship, constructing others and ringing the church bells whenever they wished.

(THOMAS IRVING IN FALCON SPAIN) صفحہ

"امیر نے مذاکرات کے دوران میں پوری تہذیب و شائستگی کا مظاہرہ کیا اور مسیحی رہنماؤں نے نقد قیمت وصول کرنے کے علاوہ اپنے پرانے معابد کی مرمت نئے معابد کی تعمیر اور حسب مرضی گرجاؤں کی گھنٹیاں بجانے کی مراعات حاصل کیں۔

عبدالرحمان نے مسجد کا نقشہ اپنے ہاتھ سے تیار کر کے اس کی تعمیر شروع کی مگر اس کی تکمیل اس کے جانشین ہشام کے عہد میں ہوئی۔ مغربی مصنفہ میریا کالیکٹ لکھتی ہیں۔

"عبدالرحمان اپنے ہمراہ شرق سے علم معماری اور مذاق عمارت کی عالی شانی اور خوش نمائی کا لایا تھا اور عبدالرحمان صرف نقشہ جات ہی کے بنانے میں واقف کار اور ہوشیار نہیں تھا بلکہ عمدہ معمار بھی تھا۔ اور یہ مذکور ہے کہ مسجد اعظم کاردوا کو اپنے ہاتھ سے بنانا شروع کیا تھا اور اس کے بیٹے نے اس کو ختم کیا۔

(تاریخ سپین از میریا کالیکٹ
اردو ترجمہ از سید محمد احمد خان صفحہ ۳۰)

ہشام کے عہد میں مسجد کی ابتدائی تکمیل کے بعد بھی اس میں اضافہ اور توسیع کا سلسلہ جاری رہا۔ روایتاً کہا جاتا ہے کہ ۱۳ بادشاہان وقت نے اس میں اضافے کئے جن میں عبدالرحمان ثانی اور الحکم ثانی کے نام معروف ہیں۔ غالباً سب سے اہم توسیع ہشام ثانی کے وزیر اعظم منصور بن ابی عامر نے کی۔

یہ مسجد اپنی تکمیل کے بعد حسن و رعنائی اور فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ قرار پائی۔ لین پول لکھتا ہے۔

Among the great architectural beauties of Cordova, the principal mosque held and still holds, the first place.

(THE MOORS IN SPAIN)

یعنی قرطبہ کے عظیم تعمیری شاہکاروں میں جامع مسجد کو اولیت کا مقام حاصل ہے۔ ٹامس اورنگ لکھتا ہے۔

It was to prove one of the architectural wonders of the world.

(FALCON OF SPAIN)

یعنی یہ مسجد فن تعمیر کے لحاظ سے عجائباتِ عالم میں ثابت ہوئی۔

اور اسی مسجد کے طرزِ تعمیر کا ماضی کے چار بہترین طرزہائے تعمیر سے مقابلہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

The style is an improvement upon Roman and Visigothic models on one hand, and Byzantine and Persian on the other.

(FALCON OF SPAIN)

یعنی اس مسجد کی طرزِ تعمیر وزی گوتھک رومن، بازنطینی اور ایرانی طرزِ تعمیر سے سبقت رکھتا ہے۔

مساحت

اس مسجد کی مساحت کے متعلق قدیم تاریخوں میں کچھ الجھن اسلئے پیدا ہو گئی ہے کہ مختلف کتابوں میں مختلف اوقات کے اضافوں سے پہلے یا بعد کی مساحت دی گئی ہے۔ "نفح الطیب" کے مصنف تلمسانی نے کتاب مجموع المفترق کے حوالہ سے مسقف برآمدوں کی ۳۳۰ ہاتھ اور چوڑائی ۲۲۰ ہاتھ لکھی ہے اور صحن کی لمبائی ۱۲۸ ہاتھ اور چوڑائی محراب سے وسط تک ۱۰۵ ہاتھ درج کی ہے۔ ٹامس اورنگ نے مسجد کا رقبہ ۶۲۰ × ۴۴۰ فٹ قرار دیا ہے اور انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مقالہ نگار کے بیان کے مطابق مسجد ۵۹۰ فٹ لمبی اور ۴۲۵ فٹ چوڑی ہے ٹامس اورنگ کا بیان ہے کہ مسجد کی عمارت چار ایکڑ زمین گھیرے ہوئے ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم عبدالرحمان خان صاحب بنگالی مرحوم سابق مبلغ امریکہ

محترم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ کی وفات پر احمدیہ مشن امریکہ نے واشنگٹن (یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ) سے شائع ہونے والے جماعت کے رسالہ "دی مسلم سن رائز" کا ایک خاص ضمیمہ شائع کیا جسے محترم بنگالی کے فوٹو سے مزین کیا گیا۔ اس ضمیمہ میں محترم چوہدری شکر الٰہی حسین صاحب مبلغ انچارج امریکہ مشن و ایڈیٹر رسالہ مذکور نے محترم بنگالی صاحب مرحوم کی علالت۔ وفات۔ تجہیز و تکفین جنازہ کے ڈیٹن (امریکہ) سے ربوہ منتقل کرنے اور افراد جماعت امریکہ کے جذبات محبت و تعزیت پر مشتمل نوٹ لکھا۔ جس کا ترجمہ قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

محترم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی ایک لمبی بیماری کے بعد کہ جس میں آپ گذشتہ دسمبر عارضہ قلب کے حملہ کے بعد مبتلا ہوئے مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۷۲ء بروز منگل قریباً نو بجے صبح ڈیٹن (اوہیو) میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے متعلق یہ خیال کر لیا گیا تھا کہ ان کی صحت اس قدر بحال ہو چکی ہے کہ وہ واپس جانے کے لئے لمبا سفر کر سکتے ہیں چنانچہ وفات سے تھوڑی دیر قبل ہی ڈاکٹروں نے آپ کو ہسپتال سے فارغ کر دیا تھا اور آپ اپنے وطن میں اپنے بچوں کے پاس جانے کے لئے پروگرام بنا رہے تھے

۱۶ مئی ۱۹۷۲ء کی صبح کو نماز فجر کے بعد محترم بنگالی صاحب اپنے کوارٹر سے اس کچن کی طرف گئے جو مسجد سے ملحق ہے اور آپ نے اپنا ناشتہ تیار کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے مدد کے لئے گھر فون کیا جس پر دو احمدی بہنیں اور ایک احمدی بھائی جو آپ کی نگہداشت کر رہے تھے جلدی سے آپ کی مدد کو گئے آپ سینہ میں شدید درد محسوس کر رہے تھے آپ نے اشارہ سے نائٹروگلیسرین کی گولیاں مانگیں جو فوری طور پر آپ کو کھلا دی گئیں۔ جن لوگوں نے آپ کی اس وقت خدمت کی ان میں بہن شفیق۔ بہن کریم اور برادر محمود شاہد ہیں۔ بہن امۃ اللطیف جو رجسٹرڈ نرس ہیں اور مسجد کے قریب ہی رہتی ہیں ہسپتال سے اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر آئی ہی تھیں کہ انہیں مدد کے لئے فوری طور پر بلا لیا گیا۔ برادر اے آر۔ ظفر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھی جلدی ہی موقع پر پہنچ گئے

محترم عبدالرحمٰن خان صاحب کو بستر پر لٹا دیا گیا جہاں آپ نے تین گہرے سانس لئے اور پھر بیہوش ہو گئے آپ کو ایمبولنس کار میں ڈال کر ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہاں جانے پر ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔ اتفاق ایسا ہوا کہ محترم بنگالی صاحب کی وفات کے وقت میں زیون الینوئز (ZION ILLINOIS) واپس چلا گیا تھا۔ تا میں تحریک احمدیت سے متعلق ایک پروگرام میں حصہ لے سکوں۔ جو واکیگن الینوئز (WAOKEGAN, ILLINOIS) سے براڈکاسٹ کیا جانے والا تھا۔ وفات کی خبر واشنگٹن میں بذریعہ ٹیلیفون دی گئی۔ جہاں سے وہ مجھے پہنچائی گئی۔

ہم سب نے محسوس کیا کہ مناسب یہی ہے محترم بنگالی صاحب کی نعش کو جلدی سے ربوہ پہنچایا جائے تا آپ وہاں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک الوصیت میں حصہ لینے والوں کا انعام ہے جو لوگ وہاں دفن ہوتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کی خاص رحمتوں کے وارث ہوتے ہیں اور میں نے اس بات کو مناسب خیال نہ کیا کہ ایسا شخص جس نے تبلیغ اسلام کے مقدس فرض کو نہایت وفاداری سے ادا کیا ہو اور میدان جہاد ہی میں جام شہادت نوش کیا ہو اس کو اللہ تعالےٰ کی اس خاص رحمت سے محروم رکھا جائے۔ محترم بنگالی صاحب موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کا حق رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص اس مقبرہ میں دفن ہوگا وہ یقیناً جنت میں جائے گا اور یہ ہم میں سے ہر ایک کی دلی خواہش ہے کہ اسے یہ سعادت نصیب ہو۔ چنانچہ برادر اے۔ آر ظفر کے ساتھ مل کر یہ انتظام کیا گیا کہ آپ کی نعش کو بذریعہ جہاز فوری طور پر ربوہ بھجوانے کے لئے تیار کیا جائے اور ساتھ ہی میں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ہدایت کیلئے بذریعہ تار اس کی اطلاع دے دی۔ ایک ٹیلیفون کال بھی ربوہ کے لئے بک کرائی گئی۔ اور ٹیلیفون کمپنی کی خاص مدد اور مہربانی سے کہ جس نے اس خبر کو دوسری خبروں پر فوقیت دی میں ایک گھنٹہ کے اندر اندر حضور انور سے بات کرنے کے قابل ہو گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ محترم بنگالی صاحب کی نعش کو جتنی جلدی ہو سکے ربوہ پہنچانے کا انتظام کیا جائے حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل کے سلسلہ میں سارے انتظامات اللہ تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی سہولت کیساتھ ہو گئے۔ قانونی اور میڈیکل روکاوٹوں کو جو نعش کو بذریعہ جہاز ربوہ بھیجنے میں حائل تھیں دور کرنے کا کام برادر اے آر ظفر صاحب کے سپرد کیا گیا اور جو کام دنوں میں ہونا تھا۔ وہ گھنٹوں میں ہو گیا برادر عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ شکاگو اور برادر رشید احمد صاحب (جو مڈویسٹ سرکل کے امیر ہیں) نے اپنی خدمات پیش کیں اور ہم تینوں برادر عبدالکریم صاحب کی کار میں فوراً ڈیٹن روانہ ہو گئے اور اسی دن شام کو وہاں پہنچ گئے دوسرے دن آٹھ بجے نعش کو تیار کر لیا گیا تمام قانونی سرٹیفیکیٹ حاصل کر لئے گئے اور سفر کے انتظامات مکمل ہو گئے۔ برادر عبدالکریم صاحب برادر رشید احمد صاحب برادر اے آر ظفر صاحب اور خاکسار تجہیز و تکفین کرنے والوں کے پاس گئے اور نعش کو تدفین کے لئے اسلامی اصول کے مطابق تکفین کا کام مکمل کیا اور جنازہ کو ایک خاص قسم کے تابوت میں رکھا جو نعش کو سمندر پار بھیجنے کے لئے مخصوص ہے یہ عجیب اتفاق ہے کہ تابوت اور زرد کینوس جو تابوت کے اوپر لپیٹا گیا وردی تھے جو میدان جنگ سے فوجیوں کے نعشوں کو ان کے گھروں میں بھجوانے کے لئے خاص طور پر تیار کئے گئے ہیں۔ تابوت پر جو کینوس چڑھایا گیا تھا اس پر لفظ "ARMY" مہر لگی ہوئی تھی اسی طرح ایک مجاہد اسلام کو جس نے میدان جہاد ہی میں جام شہادت نوش کیا تھا موت کے بعد ایک سپاہی کو دئے جانے والا اعزاز ملا۔

انتظامات کے جلد تکمیل پذیر ہو جانے کی وجہ سے یہ ممکن ہو گیا تھا کہ تابوت پر ایک مہر شدہ شیشہ کا پردہ لگا دیا جائے تا تابوت ربوہ میں کھولا جا سکے اور مرحوم کے خاندان کے افراد اور دوسرے دوست اور احباب اپنے مجاہد بھائی کا آخری دیدار کر سکیں

ایک بجے تجہیز و تکفین کرنے والوں کے دفتر میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں ڈیٹن کے احمدیوں نے شرکت کی پھر ہم ہوائی اڈہ کی طرف روانہ ہو گئے تین بجکر تین منٹ پر ہم T.W.A جہاز پر تھے جو نیویارک کی گارڈیا ایرپورٹ کو جا رہا تھا میں اور ہمارے امریکن احمدی بھائی رشید احمد صاحب (جو ایک لمبا عرصہ ربوہ میں مقیم رہنے کی وجہ سے وہاں معروف ہیں) نیویارک تک نعش کے ساتھ گئے اور وہاں ہم نے نعش کو جے ایف کینیڈی ایرپورٹ منتقل کرنے اور وہاں سے پی آئی اے کے جہاز کے ذریعہ لائلپور بھیجنے کے انتظامات کئے۔ ہمارا خیال تھا کہ اگر لائلپور میں کوئی مشکل پیش نہ آئی تو جمعہ کی نماز میں شامل ہونے والے احمدی احباب آپ کی نماز جنازہ میں شامل ہو سکیں گے۔ ہم یہ جاننے کے لئے پریشان تھے۔ آیا یہ ہونا ممکن ہے اگر ہمیں یہ علم ہو جاتا کہ ہمارا مرحوم بھائی ہزاروں احمدی بھائیوں کی دعاؤں کی سعادت حاصل کر لیگا تو ہمیں کتنی خوشی ہوگی اس کے بعد مرکز سے ایک تار موصول ہوئی جس میں بتایا گیا تھا کہ نعش بحفاظت پہنچ گئی ہے۔ الحمدللہ۔

محترم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی دسمبر ۱۹۰۷ء میں برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) میں پیدا ہوئے عین عالم شباب میں ہی آپ نے احمدیت قبول کر لی اور ہمیشہ اس کے لئے جوش و خروش دکھایا اور اس برکت کی قدردانی کا اظہار کیا جسے صرف وہی احمدی جانتے ہیں جو نعمت کے حصول کے بعد اس کی قدر و قیمت کو جانتے اور اس کے صحیح عرفان سے بہرہ ور ہوتے ہیں آپ نے اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تدریس میں صرف کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو مشنری کے طور پر خدمت اسلام کے لئے طلب کیا گیا اور ۱۹ اپریل ۱۹۶۲ء کو یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ بھیجا گیا جہاں آپ کئی سال تک خدمت اسلام بجا لانے کے بعد وطن واپس گئے لیکن ۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو آپ کو دوبارہ یہاں بھیجدیا گیا۔

یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ میں آپ نے پہلے پٹسبرگ مشن میں اور پھر کلیولینڈ (اوہیو) مشن میں کام کیا۔ کلیولینڈ کے میئر نے آپ کو شہر کی چابی پیش کی۔ اس کے بعد آپ کا تقرر ڈیٹن (اوہیو) مشن میں ہو گیا۔ یہ بیان کرنا بڑا مشکل ہے کہ کس درجہ محبت اور پیار محترم عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی اور ان کے ساتھ کام کرنے والوں کے درمیان پیدا ہو گیا تھا جن مشنوں میں بھی آپ نے کام کیا ان کے امراء اور ممبران نے آپکا اور آپ کی ضروریات کا اس طرح خیال

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۹)

۳۶۹	اہلیہ صاحبہ مرزا عبداللہ جان صاحب ایبٹ آباد	۲۵/۰۰	روپے
۳۷۰	سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ جہلم	۱۰/۰۰	روپے
۳۷۱	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰/۰۰	روپے
۳۷۲	چوہدری بشیر احمد صاحب برادر عبدالمجید صاحب دفتر خزانہ ربوہ	۱۰/۰۰	روپے
۳۷۳	خان خلیل احمد صاحب پشاور	۱۱/۰۰	روپے
۳۷۴	بریگیڈیئر نصیر احمد شاہ صاحب راولپنڈی	۲۰/۰۰	روپے
۳۷۵	میاں غلام احمد اینڈ کمپنی رائس ڈیلرز وزیر آباد	۵۵/۰۰	روپے
۳۷۶	ملک محمد موسیٰ صاحب آسکبہ کالیہ ضلع شیخوپورہ	۱۰/۰۰	روپے
۳۷۷	عبدالحمید صاحب گوجرانوالہ	۲۷/۰۰	روپے
۳۷۸	مرزا صفدر علی خان صاحب گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	روپے
۳۷۹	چوہدری عبدالرحمن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	۱۸/۰۰	روپے
۳۸۰	عبدالغنی صاحب درویش گوجرانوالہ	۳۰/۰۰	روپے
۳۸۱	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ نواب شاہ	۱۴/۰۰	روپے
۳۸۲	فقیر محمد صاحب سٹور کیپر گلگت	۱۰/۰۰	روپے
۳۸۳	شیخ محمود الحسن صاحب گلبرگ لاہور	۵۰/۰۰	روپے
۳۸۴	محمد انور صاحب سیکرٹری مال چک جھمرہ	۱۶/۰۰	روپے
۳۸۵	میاں بشیر احمد صاحب علی پور چٹھہ	۱۰/۰۰	روپے
۳۸۶	محمد فیروز صاحب سیکرٹری مال مانگٹ اونچے	۱۰/۰۰	روپے
۳۸۷	عبدالرشید صاحب تبسم رحمانپورہ لاہور	۴۰/۰۰	روپے
۳۸۸	محمد احمد صاحب ضیاء سرگودھا چھاؤنی	۱۴/۰۰	روپے
۳۸۹	میاں عظیم احمد صاحب ابن میاں شریف احمد صاحب پشاور	۱۰/۰۰	روپے
۳۹۰	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سانگلہ ہل	۱۰/۰۰	روپے
۳۹۱	چوہدری محمد آصف صاحب PAF بڈین	۱۶/۰۰	روپے
۳۹۲	محمود احمد صاحب جماعت احمدیہ دودھ بسرا ضلع سیالکوٹ	۲۷/۰۰	روپے
۳۹۳	بچگان ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال	۱۰/۰۰	روپے
۳۹۴	ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بھکر	۲۰/۰۰	روپے
۳۹۵	ایس جی یزدانی صاحب گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	روپے

دعائے مغفرت

۱۔ میری اہلیہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ ایک لمبی بیماری کے بعد ۲۵ رماہ احسان بروز اتوار وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی ایک ٹانگ میں شدید درد تھا جس کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں دو ماہ تک زیر علاج رہیں مگر آرام نہ آیا۔ پھر ٹانگ سُوجھ گئی جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اسی دن نماز عشاء کے بعد احاطہ مسجد مبارک ربوہ میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بوجہ موصیہ ہونے کے مرحومہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

مرحومہ نہایت خوش خلق۔ صالحہ۔ ہمدرد اور مہمان نواز تھیں۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتی تھیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(ٹھیکیدار محمد حنیف احمد نگر ضلع جھنگ)

۲۔ میری والدہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد خلیل صاحب مرحوم یکم جولائی کو چند دن بیمار رہ کر لقائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ احمد نگر میں مقیم تھیں اور میں جو اُن کا اکلوتا فرزند ہوں ہزاروں میل دور ہونے کی وجہ سے بیماری میں اُن کی کوئی خدمت نہ کر سکا اور نہ وفات سے قبل وہاں حاضر ہو سکا۔ جس کی وجہ سے مجھ پر اس صدمہ کا بہت اثر ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور مجھکو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(ڈاکٹر امام الحق اختر احمد نگر حال ڈنمارک)

تحریک جدید کے لئے لجنہ اماء اللہ کی مساعی

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جملہ لجنات کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ جون کے آخری ہفتہ میں ہفتہ تحریک جدید منائیں۔ چنانچہ اس ضمن میں سب سے پہلی رپورٹ محترمہ مخدومہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ مقامی کی طرف سے موصول ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ربوہ کے دو حلقوں یعنی دار الصدر غربی کی ستر اور محلہ دار الیمن کی نو خواتین تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ دیگر حلقہ جات میں بھی کام ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ جملہ لجنات کو اس طرف کما حقہ توجہ کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے لجنہ اماء اللہ

انشاء اللہ تعالیٰ امسالی اجتماع ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع پر لجنہ کے قیام کو پورے پچاس سال ہو جائیں گے۔ اس موقعہ پر لجنہ مرکزیہ ایک یادگاری بیج بنوا رہی ہے۔ اندازاً اس کی قیمت ایک روپیہ فی بیج بتائی گئی تھی۔ اب جبکہ بیجز بننے شروع ہو گئے ہیں تو معلوم ہوا ہے کہ سلور اور گولڈن بیجز میں قیمت کا فرق آ رہا ہے لہٰذا سلور بیج کی قیمت ایک روپیہ ہو گی لیکن گولڈن بیج ڈیڑھ روپیہ میں ملے گا۔ جو لجنات اپنے آرڈرز بک کروا رہی ہیں وہ اس بات کی وضاحت کریں کہ انہیں سلور بیج چاہیئے یا کہ گولڈن۔ تا کہ اُسی حساب سے بیجز بنوائے جاسکیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اشاعتِ اسلام کے روح پرور نظارے

مورخہ ۱۴ جولائی بروز جمعہ جناب چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید کھاریاں تشریف لائے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی اشاعتِ اسلام کے سلسلے میں کامیاب کوششوں اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ تحریک جدید کے شیریں ثمرات کو تصویری زبان میں پیش کیا۔ حاضرین اشاعت اسلام کے روح پرور مناظر دیکھنے کے لئے تشریف لائے مستورات کے لئے پردے کا انتظام کیا گیا تھا۔ افرادِ جماعت و دیگر احباب کرام نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا۔

(سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کھاریاں)

تصحیح الفضل مجریہ ۱۱ر وفا/جولائی کے صفحہ ۶ پر "اعلان نکاح و درخواست دعا" کے زیرِ عنوان نکاح کی تاریخ سہوِ کتابت سے غلط چھپ گئی ہے۔ اصل تاریخ ۲ر جولائی ۱۹۷۲ء ہے دوست اصلاح فرمالیں۔

درخواستِ دعا: مکرم اعجاز احمد صاحب بھٹی ایم ایس سی کرنے کے بعد پی ایچ ڈی کے لئے لنڈن گئے وہاں جاکر دماغی حالت ٹھیک نہ رہی اور واپس آگئے۔ ابھی تک اثر ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا دماغی توازن ٹھیک کرے۔ بڑے مخلص اور ذہین نوجوان ہیں۔

(خلیل احمد مبشر مربی سلسلہ احمدیہ جہلم)

۲۔ میرے بہنوئی محمد اشرف صاحب ابن ٹھیکیدار عبدالغفور صاحب آف چھنیاں کو چند دنوں سے دائیں آنکھ میں درد کی سخت تکلیف ہے۔ سرگودھا اور لائل پور علاج کے بعد اب گوجرہ (لائل پور) میں ایک پرائیویٹ کلینک میں زیر علاج ہیں روشنی والا پردہ آنکھ میں ٹیکہ لگنے کی وجہ سے پھٹ گیا ہے جس سے تکلیف اور درد میں مزید اضافہ ہو گیا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنا خاص فضل فرما کر اس تکلیف سے نجات دے۔ (عبدالعزیز کوثر۔ تخت ہزارہ)

هو الشافی

PILES بواسیر

خونی و بادی کی اکسیر دوا پائلز کیور کے متعلق جناب غلام رسول صاحب چیپ ہیڈ کلرک سٹور ز احمد پور شرقیہ لکھتے ہیں:-

"PILES CURE کے تین پیکٹ لے آیا تھا جو کہ مختلف مریضوں نے استعمال کئے اور کلی طور پر تندرست ہو گئے"

ہر مرض کی چار خوراکی کیور -/۱۰ بذریعہ ڈاک -/۱۱

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس کی افتتاحی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور اس کو مہجور نہ چھوڑیں۔ اور اس کا ایک طریق یہ اختیار کیا گیا ہے کہ ہر سال جماعت کے بچوں کے ایک گروہ کو مرکز میں اکٹھا کیا جاتا ہے اور انہیں قرآن کریم کے معانی اس کی خوبیوں اس کے انوار اور اس کے حقائق و معارف سے واقف کرایا جاتا ہے تا ہماری نسل کا ہر فرد اس کتاب کی عظمت کا قائل ہو۔ اس کی علوّ شان سے واقف ہو اس کی خوبیوں سے آگاہ ہو۔ اس کے نور کا اسے علم ہو اس کی روح اور اخلاق پر اس کا اثر ہو۔ اس کے دل میں اس کے لئے محبت کا ہر وقت ایک سمندر موجزن ہو اور کسی وقت بھی اس کے نفس میں شیطان کوئی ایسا وسوسہ پیدا نہ کرے جو اسے قرآن کریم سے دُور لے جانے والا ہو۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم کی طرف منسوب ہونے والوں نے خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے باوجود یہ کہہ دیا کہ یہ کتاب گو ۱۴۰۰ سال قبل انسانی ضروریات کو پورا کرتی تھی لیکن یہ ہماری آج کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتی۔ اگر یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنائی ہوتی تو ان کی یہ بات درست ہوتی لیکن ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ قرآن کریم اس کامل ہستی کے علم سے نازل ہوئی کامل کتاب ہے جس کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں اس کا علم پہلے زمانوں، آج کے زمانہ اور آئندہ زمانوں سب پر محیط ہے اور جو ذات مجسم نور مجسم علم اور مجسم قدرت ہے اس کی طرف سے نازل کردہ کتاب جس کی اپنی کاملیت کے ان گنت جلوے ہر سال دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں وہ ہماری آج کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے اور آئندہ کی ضرورتوں کو بھی پورا کرے گی۔

حضور نے فرمایا:۔

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ میں نے ہر زمانہ میں ہر قوم کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے دُنیا میں رسول بھیجے ہیں اور اس دعوے کے ایک حصہ پر ہم علی وجہ البصیرت یقین رکھتے ہیں کیونکہ ہم بنی اسرائیل کے بعض نبیوں سے جن کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے واقف ہیں لیکن بعض قومیں ایسی بھی ہیں جن میں نبوّت کے آثار مٹ چکے ہیں اور بعض ایسی اقوام ہیں جن سے نبوّت کے آثار گو مٹ چکے ہیں لیکن ان کی رسوم میں توحید کی جھلک نظر آتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ۱۔ مذہب ۲۔ بد مذہب۔ گویا اس وقت اقوام عالم پر نظر ڈالیں تو ہمیں چار قسم کے لوگ نظر آتے ہیں۔

۱۔ لامذہب ۲۔ بد مذہب
۳۔ اہل کتاب جو توحید خالص پر قائم نہیں رہے
۴۔ وہ لوگ جو توحید خالص پر قائم ہیں یعنی مسلمان

مؤخر الذکر لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک وقت آجائے گا وہ قرآن کریم کو پیٹھ پیچھے پھینک دیں گے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنا پڑے گا کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن کریم کو مہجور بنا دیا ہے

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا قرآن کریم نے اپنی کئی صفات کا ذکر کیا ہے ان صفات میں سے ایک صفت ھُدًی لِّلنَّاس ہے۔ یعنی قرآن کریم خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کی نشاندہی کرتا ہے اور پھر انسانی استعداد کے مطابق منزل بہ منزل بہتر سے بہتر ہدایت عطا کرتا ہے اور عطا کرتا چلا جاتا ہے۔ قرآن کریم کا دعوٰے ہے کہ میں کامل ہدایت کی شکل میں نازل ہوا ہوں مجھ میں وہ ہدایت بھی شامل ہے جو گو پہلے نازل ہوئی مگر پھر گم ہو گئی اور مجھ میں وہ ہدایت بھی شامل ہے جو پہلے لوگوں پر بوجہ ارتقاء مکمل نہ ہونے کے نازل نہیں ہوئی تھی اور میں علی وجہ البصیرت اس بات کا گواہ ہوں کہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ اس کے دوسرے دعووں کی طرح سچا ہے۔

دوسری صفت قرآن کریم نے اپنی یہ بیان کی ہے کہ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى کہ جو ہدایت میں تمہیں دیتا ہوں وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اس لئے ہر استعداد کا انسان اس کو اور اس کی تفاصیل کو قبول کرے گا۔ پھر قرآن کریم نے اپنے اس دعوے کے عقلی نقلی تاریخی اور اعجازی دلائل بیان کئے ہیں۔ اس نے اپنے اس دعوے کی صداقت کا ایک نشان قبولیتِ دعا بھی پیش کیا ہے جو ایک زبردست دلیل ہے اس بات پر کہ خدا اور انسان میں پختہ اور زندہ تعلق قائم ہے پھر ذیلی طور پر اس دلیل سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا واحد و یگانہ موجود ہے اور دوسرے یہ کہ انسان کو محض اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے۔

پہلی کتابوں نے بعض احکام شریعت ایسے دیئے تھے جن کے دلائل نہیں دیئے گئے تھے اور اگر دلائل دیئے بھی تھے تو وہ ابتدائی نوعیت کے تھے۔ لیکن قرآن کریم نے بوجہ جامع ہدایت ہونے کے ان شرائع کا جو حصہ لیا ہے اس کے دلائل بھی دیئے ہیں۔ غرض قرآن کریم کہتا ہے کہ میں اپنے ہر دعوے کے دلائل دیتا ہوں، وہ دلائل بھی جو نئی ہدایت سے متعلق ہیں اور وہ دلائل بھی جو سابقہ شریعتوں کی ان صداقتوں کے متعلق ہیں جو میں نے اپنے اندر لی ہیں اور ان شرائع نے ان کے متعلق دلائل نہیں دیئے تھے۔

پھر تیسری صفت قرآن کریم نے اپنی یہ بیان کی ہے کہ میں الفرقان ہوں یعنی میں ان تمام اختلافات کو دُور کرتا ہوں جو مذاہب اور نیم مذاہب میں پائے جاتے ہیں۔ کوئی مذہب دنیا میں ایسا نہیں پایا جاتا جو یہ کہے کہ میرے عقائد کا یہ اختلاف ہے اور قرآن کریم اسے دُور نہیں کرتا میں دعویٰ کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کر کے میں ان اختلافات کو قرآن کریم کے ذریعہ دُور کر دوں گا۔ بہر حال قرآن کریم کا یہ دعوٰے ہے کہ ہر اختلاف جو مذہب کو ضعف پہنچانے والا ہو میں اس کو دُور کرتا ہوں اس کو غلط بوسیدہ اور ناقابل قبول ثابت کر دیتا ہوں۔

پس وہ کتاب جو جامع ہدایت ہے جو کامل ہدایت کی شکل میں نازل ہوئی ہے جس میں وہ ہدایت بھی شامل ہے جو پہلے لوگوں پر بوجہ استعداد نہ ہونے کے نازل نہ ہوئی تھی اور وہ ہدایت بھی شامل ہے جو پہلے نازل تو ہوئی تھی مگر وہ گم ہو چکی ہے۔ پھر وہ کتاب جو اپنے ہر دعویٰ کے عقلی نقلی تاریخی اعجازی اور قبولیت دعا کے دلائل پیش کرتی ہے پھر وہ کتاب جو الفرقان ہے۔ اور وہ ہر اس اختلاف کو دُور کرتی ہے جو مذاہب کے عقائد میں پائے جاتے ہیں پھر وہ کتاب جس میں سینکڑوں اور زبردست صفات پائی جاتی ہیں کیا ایسی عظمت والی اور علوّ شان والی کتاب کو مہجور بنایا جا سکتا ہے، ہرگز نہیں، یہ کتاب تو ایسی ہے کہ اس کی ہر انسان کو ضرورت ہے۔ ہر قدم پر ضرورت ہے اور ہر قدم پر اس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ یہ وہ عظیم کتاب یعنی قرآن کریم ہے جس سے متعارف کرنے کے لئے آپ کو قریباً ایک ماہ کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے۔

آپ کو اس کی عظمت اور شان کے متعلق جو بات بھی کسی سبق اور تقریر میں ملے اسے اپنے ذہن میں رکھیں اور آئندہ زندگی میں اس سے فائدہ اٹھائیں تا کہ ہم اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں کہ ہماری کوئی نسل ایسی نہ ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہیں کہ اس نے قرآن کریم کو مہجور بنا دیا ہے نسلاً بعد نسلٍ ہم قرآن کریم کے ذریعہ اپنے سینوں کو تسکین دینے والے اپنے ذہنوں کی جلاء اور اپنی روح کے لئے نور کا سامان پیدا کرنے والے ہوں۔ اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم ہم پر نظر ڈالیں تو خوش ہوں کہ یہ لوگ بعد میں آئے اور پہلوں سے جا ملے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

فرگیرنٹ انٹی پمپل کریم
کیل۔ پھنسیاں۔ داغ۔ دھبے۔ دُور کرنے کے لئے مفید ہے۔ /۳ روپے
المنار دواخانہ۔ ربوہ

محترم عبدالرحمن خان صاحب بنگالی مرحوم (بقیہ)

رکھا کہ گویا آپ ان کے باپ ہیں۔ آپ کی محبت بھری نگرانی میں کلیولینڈ کی جماعت کی از سر نو تنظیم عمل میں آئی اور وہ آپ کی اور اپنے موجودہ قابل امیر احمد وسیم صاحب کی راہنمائی میں مضبوط اور پائیدار بنیادوں پر قائم ہو گئی

محترم بنگالی صاحب کی کمی ہمیں دردناک طور پر محسوس ہوتی رہے گی خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے تراجم کی وجہ سے جو آپ نے بڑی محنت سے کئے اور ہماری راہنمائی کے لئے متواتر شائع کئے

محترم بنگالی صاحب دوسرے خوش نصیب ساتھی ہیں جنہوں نے امریکہ میں احمدیت کی خاطر کام کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ پہلے شہید محترم مرزا منور احمد صاحب تھے جو پٹس برگ پنسلوانیا میں مدفون ہیں۔

ان لوگوں سے جو ڈیٹن میں آپ کے قریب رہتے تھے معلوم ہوا کہ وفات سے قبل جمعہ کے روز آپ نے احمدی دوستوں کو بار بار دعا کے لئے کہا کہ ان کا انجام اچھا اور مبارک ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور آپ کے امریکی بہنوں اور بھائیوں کی دعاؤں کو قبول کر لیا۔

امریکہ کے تمام احمدی افراد محترم بنگالی صاحب کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں اس محبوب انسان کی ذات میں چند سال کے لئے حصہ دار بنایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ان کے اس صدمہ میں ان کی ڈھارس بندھائے۔

میں ان دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے جہاں بھی ضرورت پڑی اپنی خدمات پیش کیں بہن شفیق صاحبہ اہلیہ کریم صاحب، بہن امۃ اللطیف صاحبہ برادر محمود صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈیٹن۔ برادر محمد قاسم صاحب برادر اے آر ظفر اور دوسرے دوستوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے کہ انہوں نے محترم بنگالی صاحب کی لمبی بیماری میں ان کی نگہداشت کی۔ ہم تجہیز و تکفین کرنے والوں کے بھی ان کے کریمانہ سلوک اور مفید خدمات کی وجہ سے ممنون ہیں۔ ہم برادر منور احمد سعید صاحب کے بھی شکر گزار ہیں کہ وہ واشنگٹن سے بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک آئے اور نعش کو ربوہ پہنچانے کا انتظام کرنے میں مدد کی۔ ہم برادر عبدالکریم صاحب اور برادر رشید احمد صاحب کے بھی احسان مند ہیں۔ جنہوں نے ہر جگہ اور ہر وقت اپنی خدمات پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے پاس سے بہتر جزا دے۔ آمین۔

(ترجمہ از دی "دی مسلم سن رائز نیوز سپلیمنٹ"
شمارہ نمبر ۱، ۱۹۷۲ء)